ابن امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قربانی کے احکام ومسائل

قربانی جدالانبیاء اور مجددالانبیاء وسیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہم والسّلام اور سید الاوّلین‘ قائدالمرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مقدس یادگار اور ابدی سُنّت ہے......حضور علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ ایامِ قربانی میں اللہ تعالیٰ کو اپنے نام پر بہائے ہوئے خونِ قربانی سے زیادہ کوئی چیز اور عمل پسند نہیں‘ ذبح کے وقت خون کا ہر قطرہ زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی خدا کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: ذبیحہ کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں‘ ان میں سے ہر ہر بال کے بدل میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

بعض اسلام دشمن عناصر جن کو مخلوق خدا کی فلاح کا بہت زیادہ ’’درد‘‘ اُٹھتا ہے وہ اس نظریاتی مملکت میں برسوں سے زہر پھیلا رہے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ جدید تعلیم سے روشناس مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ قربانی ’’مولوی اِزم‘‘ کی ایجاد ہے، یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپے کا خون بہا دیا جائے، اس میں انسانیت کی کیا خدمت ہے؟ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تو صرف ’’مکہ‘‘ میں ہی فرض ہے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں قربانی نہیں دی۔ کوئی شخص بھی اس بات کا مجاز نہیں کہ دین مبین میں ایک حرف کی بھی تبدیلی کر سکے، قربانی انبیاء کی سنت اور ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر واجب ہے۔ جو چودہ سو سال سے ادا کی جا رہی ہے، خود حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور اُن کے بعد اُن کے صحیح جانشین خلفائے راشدین نے اور صحابہ کرامؓ نے اور اُمّت کی مسلمہ شخصیتوں نے ادا کی اور کروائی، یہ کہنا کتنا بڑا دجل ہے کہ ختم المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صرف مکہ میں قربانی کی حالانکہ احادیثِ صحیحہ سے اس کا ثبوت موجود ہے کہ مدینہ میں بھی قربانی ہوئی اور لاکھوں مربّع میل میں پھیلی ہوئی، اسلامی سلطنت میں بسنے والے مسلمانوں نے اس سنت کو ادا کیا، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ میں قربانی کی: **حدیث عن ابن عمر ‘ قال اقام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بالمدینہ ‘ عشر سنین یضحی .** (مسند احمد‘ ج7 ص57) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے دس برس مدینہ میں قیام فرمایا اور قربانی دی۔ **عن ابن عبّاس قال کنّا مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقر سبعة وفی البعیر عشرة.** ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سفر میں تھے کہ سفر میں ہی قربانی کا دن آ گیا تو ہم قربانی کی گائے کے سات حصّے اور اُونٹ کے دس حصّوں میں شریک ہوئے۔ (ترمذی ص181)

ان ہر دو روایات کی روشنی میں یہ بات قطعیت کے ساتھ واضح ہوگئی کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے سفر میں بھی قربانی کی اور مدینہ میں بھی، اس کے بعد اس قسم کی لغو اور بے بنیاد باتوں کی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور یہ حدیث ان کے قول کے بطلان کے لئے دلیل کا ایک طمانچہ ہے۔

اہل اسلام سے التماس ہے کہ وہ اس قسم کی لغویات پر دھیان نہ دیں اور دین متین کی حفاظت کرتے ہوئے اور محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے سرشار ہو کر اس سنت کو خوب ذوق وشوق سے ادا کریں تاکہ روزِ محشر بارگاہِ ربّ العزت میں نجات کا سبب اور

محبوب خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت کے مستحق بنیں' خداوند قدُّ وس ہم سب کو سختی سے اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قربانی کن پر واجب ہے؟

1)...... ہر آزاد عاقل بالغ مسلمان جو ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا رکھتا ہو'یا اُن دونوں سے جتنی مالیت کی جائداد یا مال تجارت کا مالک ہو، اس پر عیدالاضحےٰ یعنی ذُوالحجّہ کی دس تاریخ کو صبح صادق طلوع ہونے سے لے کر بارھویں ذُوالحجّہ کی شام تک چند مخصوص حلال جانوروں میں سے کسی ایک قسم کے جانور کی حکمِ خداوندی اور سنتِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی میں ذبح کرنا واجب ہے، جس کو شرعی زبان میں اُضحیّہ اور ہماری بول چال میں قربانی کہتے ہیں۔

2)..... قربانی کے لئے مذکورہ بالا مالیّت پر زکوٰۃ کی طرح سال کا پورا ہونا شرط نہیں

3)...... جن لوگوں پر صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے، انہی پر قربانی واجب ہے اور جیسے صدقہ فطر اپنی ذات پر واجب ہوتا ہے، اہل وعیال کی طرف سے از خود دینا نفلی عبادت ہے، ایسے ہی قربانی بھی صرف اپنی ذات پر واجب ہے۔ البتہ دوسرے کی طرف سے ثواب کے طور پر یا وکیل بن کر قربانی کرنا درست ہے۔

4)...... کسی کے پاس بالکل مال نہ تھا، لیکن اچانک کسی طرح دسویں کی صبح کو یا بارھویں کو غروب آفتاب سے پہلے مذکورہ بالا مالیت حاصل ہوگئی، تو اُس پر قربانی واجب ہے۔

5)...... ایسے شخص نے کسی کی غیر موجودگی میں اس کی طرف سے اجازت کے بغیر قربانی دے دی، وہ ادا نہ ہوئی، بلکہ غائب پر بدستور واجب رہے گی۔

6)...... صاحب مال آدمی اگر مقروض ہے تو ادائے قرض کے بعد مذکورہ بالا مالیت باقی بچے تو قربانی واجب ہے، ورنہ نہیں۔

7)...... اگر کسی شخص پر قربانی واجب نہ تھی اور اُس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اور ایسے ہی کسی نے کوئی مَنّت مانی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں قربانی دوں گا اور اتفاقاً وہ کام بھی ہوگیا، تو اُس پر قربانی واجب ہوگئی، لیکن مَنّت والی قربانی کا گوشت خواہ وہ امیر کی طرف سے ہو یا غریب کی طرف سے، نہ خود کھانا جائز ہے اور نہ ہی صاحبِ حیثیت افراد کو کھلانا، کیونکہ مَنّت بھی ایک صدقہ ہے اور صدقہ مساکین اور فقراء کا حق ہوتا ہے، اگر بھول کر کھالیا کھلا دیا، تو اتنی ہی مقدار مزید گوشت خیرات کرنا واجب ہوگا۔

8)...... مسافر پر قربانی واجب نہیں، البتہ سفر میں کسی جگہ پندرہ دن تک ٹھہرنا ہوگیا تو قربانی واجب ہوگی۔

9)...... دیہات میں رہنے والوں کے لئے نمازِ عید سے پہلے قربانی جائز ہے

10)..... شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لئے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی جائز نہیں۔

11)...... اگر کسی شخص نے قربانی میں اتنی تاخیر کر دی کہ بارھویں تاریخ کو غروب آفتاب تک بھی قربان نہ کر سکا، اگر جانور خرید چکا تھا، تو وہی جانور خیرات کر دے، اگر جانور نہیں خریدا تھا، تو ایک بھیڑ یا بکری کی قیمت خیرات کر دے۔

12) اگر کسی نے قربانی کا جانور پالنے کے لئے کسی کو دے دیا تو پالنے والا اُس کا مالک نہیں ہوسکتا، نہ ہی اُس کو بیچ سکتا ہے، بیچنا ہو تو اصل مالک کی اجازت حاصل کرنا ہوگی۔

13) قربانی کا جانور

بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دُنبہ، دُنبی، بیل، گائے، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، ان چھ حلال جانوروں میں سے ایک قسم کا جانور ہونا ضروری ہے، ان کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر

اس ترتیب کے مطابق ہونی چاہیے، بکرا، بکری، ایک سال، گائے بیل، بھینس، بھینسا دو سال، اونٹ، اونٹنی پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ بھیڑ، مینڈھا، دُنبہ، دُنبی اگر اتفاقاً تندرست اور موٹا تازہ ہو کہ ایک سال کی عمر والے ہم جنسوں میں چھوڑ دینے سے دونوں میں کوئی فرق معلوم نہ ہو، تو ایسے چھ مہینے کے دُنبے، دُنبی، مینڈھا، بھیڑ کی قربانی جائز ہوگی، بصورت دیگر، اِن کے لئے ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔

14) قربانی کے جانور کی کیفیت

قربانی کا جانور خوب صحت مند، موٹا تازہ، بے عیب ہونا چاہیے، اگر کچھ دُبلا پتلا ہو، تو جائز ہے، لیکن ایسا مریل جانور جس کو سہارا دے کر چلایا جائے، قربانی کے لئے جائز نہیں۔

15) قربانی کا جانور ان عیوب سے پاک ہونا چاہیے

ٹوٹے ہوئے سینگ نہ ہوں، ایک کان کا تہائی سے زائد حصّہ کٹا ہوا نہ ہو اندھا نہ ہو، یا اُس کی ایک آنکھ کی تہائی یا تہائی سے زائد روشنی ضائع شدہ نہ ہو، جس کا ابتداء سے کوئی دانت نہ ہو، جس کی تہائی یا تہائی سے زائد دُم کٹی ہوئی نہ ہو، مرض یا چوٹ وغیرہ کے سبب لنگڑا نہ ہو کہ صرف تین پاؤں پر چل سکے اور چوتھا پاؤں زمین پر نہ رکھ سکے اور گھسیٹتا رہے مادہ حاملہ نہ ہو۔

۱۶)......بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا، دُنبہ، دُنبی، ان میں حصّہ داری نہیں ہو سکتی، گائے بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی میں سات افراد حصّہ دار بن سکتے ہیں، سات سے زائد کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

17)......جس جانور میں ساتھ افراد شریک ہوں، سب کو برابر تول کر گوشت تقسیم کرنا چاہیے کمی بیشی سے تقسیم جائز نہیں۔

18)......قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل سُنّت اور مستحب ہے، خود نہ کر سکتا ہو تو پاس کھڑا ہونا بہتر ہے، قربانی کے لئے افضل دن دسویں کا ہے، باقی دو دنوں میں بھی درست ہے، قربانی کا صحیح اچھا وقت دن کا ہے رات کو کرنا بہتر نہیں، کیونکہ بعض اوقات صحیح ذبح نہیں ہو سکتا، ذبح کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآاَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ . اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ. بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر جانور ذبح کرے اور مکمل دعا یاد نہ ہو، تو صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے۔ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ. بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَر بغیر تکبیر کہے ذبح کرنا جائز نہیں، جب ذبح کر چکے تو پھر یہ دعا پڑھے، اگر اپنے سوا کسی اور کی طرف سے بغرض ثواب یا بطور فرض دینا ہو تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ کے بعد اس شخص کا نام لے، جس کی طرف سے دے رہا ہے آگے کہے کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ

خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

تقسیم

گوشت کے مختلف حصے کر کے بہتر تو یہ ہے کہ تول کر تقسیم کرے غرباء، مساکین، یتامیٰ مسافر اور اپنے عزیز واقارب واحباب سب کو دے۔ کھال، رسّی، زنجیر، گھنگھرو، جھانجر، دوپٹہ یا گوشت بطور مزدوری دینا جائز نہیں' مزدوری نقد طے کرنا چاہیے۔

نمازِ عید کے متعلق کچھ باتیں

شب عید کو نوافل ادا کرنا، توبہ استغفار کرنا، عید کے لئے اوّل وقت نہانا، اپنی حیثیت کے مطابق اچھے کپڑے پہننا مسواک کرنا، خوشبو لگانا سنّت ہے نماز کے لئے ایک راستہ سے جانا اور راستہ بدل کر آنا سنت ہے، راستہ میں ان تکبیرات کا پڑھنا اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ سنت ہے۔ قربانی کرنے کے لئے بہتر ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے۔

ترکیب نمازِ عید

تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر باندھ لیں، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ تمام پڑھیں' پھر تین تکبیریں کہیں، پہلی اور دوسری تکبیر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیں، تیسری تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں، پھر امام قرأت کرے گا، باقی حسب معمول پوری کریں۔

دوسری رکعت

جب امام فاتحہ اور سورۃ پڑھ چکے، تو امام کے ساتھ چار تکبیریں کہیں پہلے تین مرتبہ تکبیر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دیں اور کھڑے رہیں چوتھی تکبیر کہنے پر رکوع میں جائیں، اس طرح دونوں رکعتیں پوری ہوگئیں، جیسے جمعہ میں نماز سے پہلے خطبہ سننا واجب ہے، اسی طرح عیدین میں نماز کے بعد خطبہ بھی واجب ہے، خطبہ سنے بغیر عیدگاہ سے جانا گناہ ہے، عیدین کو جماعت کے ساتھ ہی ادا کرنا چاہیے، جماعت چھوٹ جانے کی صورت میں قضاء لازم نہیں ہوگی۔

مسافرانِ آخرت

◄◄ نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم کے چھوٹے بھائی نواب زادہ سعد اللہ خان مرحوم ◄◄ جناب عبدالغنی برقی مرحوم (فیصل آباد) ◄◄ مولانا منظور احمد (مرکزی مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی) کے بھتیجے۔ ◄◄ والدہ ماجدہ مرحومہ افتخار علی پوسوال (سابق صدر تحریک طلباء اسلام چیچہ وطنی) ◄◄ والدہ ماجدہ مرحومہ رانا قمر الاسلام (چیچہ وطنی' حال مقیم جدہ) ◄◄ والد مرحوم جناب محمد شاہد (ملتان) ◄◄ والدہ مرحومہ شیر خان صاحب (تلہ گنگ) ◄◄ والدہ مرحومہ رانا قمر صاحب (سعودی عرب)

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے۔ (ادارہ)